ماخوذ: الرائد الہند، ۲۴ جمادی الاولی ۱۴۱۹ھ قسط ۱

یوگینڈا میں اسلام اور مسلمان

اندرونی و بیرونی چیلنجوں کے آئینے میں

از ــــ کلیم صفات اصلاحی

وجہ تسمیہ:

تاریخوں میں یوگینڈا کی وجہ تسمیہ کے باب میں مختلف (متعدد) بیانات مذکور ہیں۔ مملکت بوگنڈا سے یوگینڈا کے تعلق وانتساب کی بناء پر برطانیہ نے اس کا نام یوگینڈا رکھا۔ جو برطانوی اتحاد سے قبل بوگنڈا کا ایک جزء تھا۔ دوسرا خیال یہ ہے کہ درحقیقت لفظ یوگینڈا البانتو زبان کے لفظ غاندسے مشتق ہے۔ جس کے معنی قبیلہ غاند کے ہیں۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ مشرقی افریقہ کے سواحل کے قدیم (ابتدائی) مفتشین نے دیکھا کہ سواحل کے باشندوں میں لفظ کے شروع میں "او" لگانے کا عام رواج ہے۔ اس لئے انہوں نے اس کو اوگنڈا کے نام سے موسوم کردیا۔

مذکورہ بالا دونوں بیانات سے ثابت ہو جاتا ہے کہ یوگینڈا اس ملک کا مقامی نام ہے۔ یورپ کا عطا کردہ نہیں ہے۔

جائے وقوع اور رقبہ

یوگینڈا براعظم افریقہ کے مشرق وسطی میں واقع ہے اس کے پڑوس میں پانچ ممالک ہیں۔ مغرب میں زائیریا، مشرق میں کینیا، شمال میں سوڈان، جنوب میں تنزانیا اور راونڈا ہیں۔ یوگینڈا کا کل رقبہ ۲۴۳۴۱۰ کیلو میٹر مربع میل ہے۔ جس کا ۵٪ حصہ پانی کے چشموں سے ڈھکا ہوا ہے۔

باشندے اور ان کی تعداد

یہاں کے باشندے افارقہ ہیں جو البانتو، نیلیین اور لوداکے قبائل سے منسوب ہیں۔ ان کی

کل تعداد ۱۷ لاکھ ہے۔ جن میں ۳۵ سے ۴۵٪ مسلمانوں کی آبادی ہے۔

موسم (آب وہوا)

انتہائی بلندی پر واقع ہونے، سال بھر مسلسل بارش ہونے اور چشموں کی کثرت سے یوگینڈا کا درجہ حرارت ۲۷٪ سے زائد نہیں ہوپاتا۔ غالباً وہاں کے موسم کی خنکی اور خوشگواری کا راز یہی ہے۔

اہم شہر

یوگینڈا کے اہم شہروں میں راجدھانی کمپالا ہے جو تجارتی اعتبار سے کافی اہم ہے، عنتیبی کی جاذبیت بھی اہمیت کی حامل ہے۔ اور اسی شہر میں ملکی ہوائی اڈہ (ایرپورٹ) ہے۔ جنجا یوگینڈا کا صنعتی شہر ہونے کی وجہ سے قابل توجہ ہے۔ دریائے نیل یہیں سے نکل کر پورے عالم کے اطراف کو سیراب کئے ہوئے ہے۔ امپالا کی خوبصورتی بھی یوگینڈا کی دلکشی میں اضافہ کرتی ہے۔ اور اسی شہر میں ۱۹۸۸ء میں جامعہ اسلامیہ کا قیام عمل میں آیا۔

خود مختاری

۱۸۹۰ء میں یوگینڈا برطانوی سامراج کے زیر نگیں آیا۔ اور ۷۲ رسال تک اس کے پنجہ استبداد میں جکڑا رہا۔ بالآخر ۱۹۶۲ء میں اس نے پروانۂ خود مختاری حاصل کرلی۔

یوگینڈا میں شمعِ اسلام[1] کی ضیاپاشی

یوں تو براعظم افریقہ اسلام کی ابتدائی صدیوں میں ہی نور اسلام سے آشنا ہوچکا تھا۔ تاہم یوگینڈا میں اس کی کرنیں ۱۸۴۰ء میں داخل ہوئیں۔ اس وقت یوگینڈا کی سرزمین بت پرستی اور باطل عقائد کی آلائشوں کی آماجگاہ تھی۔ اور اب تک وہاں کوئی بھی آسمانی دین نہیں پہونچا تھا۔ صدیوں سے وہاں کے باشندوں میں رچی بسی بدعقیدگیوں کو نکال کر انہیں عقیدۂ توحید (یعنی خدا پرستی) کی طرف مائل کرنا چٹان سے جوئے شیر نکالنے کے مترادف تھا۔ تاہم مذہب اسلام کی

[1] شمع اسلام سے مراد مذہب اسلام ہے۔

طرح سچائی، خصوصیت اور جاذبیت نے وہاں کے باشندوں کو بھی اپنا گرویدہ بنالیا۔

براعظم افریقہ کے اکثر ممالک میں اشاعت اسلام کی برق رفتاری کی بناء پر وہاں کی اکثریت مسلمان ہو گئی۔ ان کی ۷۵٪ تعداد ہونے کی وجہ سے یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ براعظم افریقہ، اعداد و شمار کے لحاظ سے اسلامی براعظم ہے۔

افریقہ دنیا کے پانچ براعظموں میں درمیانی (وسطی) براعظم ہے۔ عین ممکن ہے کہ دنیا کے دوسرے براعظموں میں علم، معرفت، تہذیب و ثقافت، حرفت و تجارت اور دوسری انسانی ضروریات کے منتقل ہونے کا یہی براعظم افریقہ نکتہ اتصال ہو۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ وہاں کی اکثر زمینیں سرسبز و شاداب ہیں۔ اگر وہاں کی پوری آراضی میں صحیح ڈھنگ سے کاشت کاری کی جائے تو دنیا بھر میں وہاں کی پیداوار سے غربت و افلاس کم ہو جائے۔

یوگینڈا میں اسلام پہونچنے کے دو بنیادی ذرائع ہیں۔ ایک عرب تاجر اور وہ مسلمان ہیں جو مشرقی افریقہ سے نہبانیوں اور حبشہ میں اسلامی حکومت کے زمانہ میں یہاں آئے۔ زنجبار میں بنی سعد کی حکومت کے قیام کے بعد یہ لوگ ۱۸۴۴ء میں یوگینڈا میں داخل ہوئے۔ ان میں سب سے پہلے پہونچنے والے بزرگ احمد بن ابراہیم عمر نامی تھے۔ اس وقت یہاں شاہ سونا ثانی کی حکومت تھی۔ یہ شیخ بادشاہ کے دربار میں باریاب ہوئے اور انہوں نے مذہب اسلام کے محاسن و آداب اس کے سامنے بیان کیا۔ یہاں تک کہ بادشاہ انکا گرویدہ ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا۔ اس کی اطاعت اسلام کے بعد اس کے ساتھیوں نے بھی مذہب اسلام کو اپنا لیا۔ بادشاہ نے قرآن مجید کی تعلیم حاصل کی اور چار پارہ کا حفظ بھی کیا۔ البتہ یہ نہیں معلوم کہ اس نے اشاعت اسلام میں کوئی اہم کارنامہ انجام دیا ہو۔

دوسرا ذریعہ دریائے نیل کے منابع کا پتہ لگانے والے وہ مسلم وفود ہیں جن کو شاہ موتیسا اول سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا جو اپنے باپ شاہ سونا ثانی کی وفات کے بعد تخت حکومت پر متمکن ہوا تھا۔ وہ بھی مسلمان ہوا اور حاکم مصر خدیو اسماعیل سے اپنے قبائل میں اسلام کی تعلیم و تبلیغ کے لئے علماء طلب کئے۔ اسلام کی نشر و اشاعت میں اس نے وہ کارنامے انجام دئے جس کی

نظیر اسلامی تاریخ میں بڑی مشکل سے ملتی ہے۔ اس نے یوگینڈا کے علاوہ اس کے پڑوسی ممالک میں بھی اسلام کے دائرہ کو وسیع کیا۔ چنانچہ اس نے مملکت بونی ورو کے بادشاہ کاباریفا کو اسلام کا پیغام پیش کیا۔ نیز اس نے اپنی پوری قوم اور امراء کو شعائر اسلام کی پابندی، مسجدوں کی تعمیر، دینی مصلحتوں کے پیش نظر ساحلی مسلمانوں کو عہدوں اور ولایتوں کی تفویض پر ابھارا۔ اپنی حکومت کے اطراف میں ہجری تقویم رائج کیا اور رعایا کو عام حکم دیا کہ روزمرہ کی زندگی اور اجتماعی معاملات میں اسلامی آئین و قوانین کی پابندی کریں۔ اس طرح یوگینڈا کے اطراف (مرابع) میں اس کی بے لاگ کوششوں سے اسلام کی خوب نشر و اشاعت ہوئی اور اگر اسلامی توسیعات کی راہ میں دوسری غیر اسلامی سرگرمیاں حائل نہ ہوئی ہوتیں تو ریاست یوگینڈا دوسرے ممالک سے زیادہ طاقتور اور اس کے سارے اطراف نور اسلام سے منور ہوتے۔ اور مشرقی افریقہ میں ریاست یوگینڈا ایک اہم حیثیت اور اسلام کی سچی نمائندگی کی حامل حکومت ہوتی۔ موتیسا اول کی حکومت ۲۸ر سال تک رہی۔

یوگینڈا میں اسلامی کلچر کی اشاعت کے ادوار

دراصل یوگینڈا میں اسلامی تہذیب و ثقافت کی اشاعت کے تین ادوار ہیں۔ اور ہر دور میں اسے سخت چیلنجوں کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ذیل میں اس کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے۔

پہلا دور: یوگینڈا میں ۱۸۴۴ء میں دخول اسلام سے لیکر ۱۹۷۱ء تک

دوسرا دور: ۱۹۷۱ء سے ۱۹۷۹ء تک

تیسرا دور: ۱۹۷۹ء سے ۱۹۹۶ء تک

موجودہ صدی میں اسلامی تہذیب و ثقافت کی نشر اشاعت کے جائزہ سے قبل اس وقت کے رہنماؤں اور بادشاہوں کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے تاکہ ایک ہلکی سی تاریخی صورت آنکھوں میں پھر جائے۔

(جاری)